

نور افشاں



قیمت سالیانہ بلا محصول ...

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ مع محصول ...

نمبر ۴۶ جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۵ نومبر ۱۸۸۳ع | قیمت فی پرچہ ۲ آنہ

گلدستۂ اخبار

مصر سے انگریزی فوج کی واپسی کا تمام انتظام طے ہو گیا = جدہ میں ہیضہ کا زور زیادہ ہوتا جاتا ہی = قاہرہ میں ایک بڑا بھاری برج ... گر گیا = شاہ جاپان نے شراب کے رواج کو دور کرنیکی نسبت ایک کمیٹی قایم کی ہی = مشہور کیا گیا ہی کہ دیانند سرستی صاحب کو زہر دیا گیا تھا = روس کی طرف سے لنڈن کیطرف ایک سفارت روانہ ہوئی ہی = خیبر کے باشندے کابلی مسافروں کو ہندوستان کی طرف آنے سے روکتے ہیں = غلزئی سرداروں نے پختہ ارادہ کر لیا ہی کہ بہت جلد جلال آباد پر حملہ کیا جاوے = حاکم جلال آباد نے امیر سے غلزئیوں کے مقابلہ کے لئے فوج طلب کی ہی = غزنی کے نواح میں فساد برپا ہو رہا ہی = قندہار کے سوداگروں نے امیر کے پاس درخواست کی ہی کہ کابل اور قندہار کے درمیان سڑک کا عمدہ انتظام کیا جاوے = ہرات کے چار سردار ایوب خان کے جو خفیہ معاون تھے امیر کابل کے حکم سے قتل کئے گئے ہیں = بدخشان کے رئیسوں نے اپنے گورنر سے دریافت کیا ہی کہ ہم روسی سفارت کو جو گرد و نواح میں پیمائش کر رہی ہو مسدود کریں یا نہیں = جرمنی میں ایک یادگار ۴۰ لاکھ روپیہ کی لاگت سے قائم کیگئی ہی = بنگال احاطہ میں بارش کی قلت سے قحط کا خوف پیدا ہو رہا ہی = امریکہ سے جنگی سامان چین کیطرف بڑی سرعت کے ساتھ روانہ ہو رہا ہی = فرانس کی فوجوں نے چین کے مقابلہ کے لیئے سرحد چین پر مورچہ بندی کر لی ہی = کلکتہ کی نمایشگاہ کا ٹکٹ عوام الناس کے لیئے ۴ قیمت پر فروخت ہوگا = روس نے شاہ بلگیریا سے جواب طلب کیا ہی کہ تم نے ہمارے سفیر کو کس واسطے نکالدیا ہی = حاکم لالپورہ کسی خاص مطلب کے لئے امیر کابل کے پاس گیا ہی = سردار فیض محمد سپہ سالار افغانستان کا بھائی اور ایک غلزئی سردار جو امیر کابل کے مخالف ہیں ہندوستان میں چلے آئے ہیں = امیر کابل نے گورنمنٹ انگریزی سے دریافت کی ہی کہ شاہ ایران کے سفیر کو جواب کابل میں وارد ہوا اور ہرات طلب کرتا ہی کیا جواب دوں = افغانستان کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہی کہ جگدلک اور تیزین میں فساد ہو رہا ہی = سردار ... امیر کا ایلچی بنکر امیر بخارا کے پاس گیا ہی = شاہ بلگیریا نے اپنے سپہ سالار کو جو روسی تھا موقوف کر دیا ہی = رنگون کے ایک ممبر میونسپل کمیٹی کو صاحب چیف کمشنر رنگون نے ایک مرصع ... دی ہی = جرمن اور فرانس میں پھر چھیڑ چھاڑ شروع ہو گئی ہی = مہاراجہ صاحب بڑودہ کا ایک ہیرا قیمتی ... ہزار روپیہ کا گم ہو گیا = انگریزی ڈاکٹر ڈیرہ اسمٰعیل خان سے سرحد بلوچستان کی طرف پیمائش کی غرض سے ۵ نومبر کو روانہ ہو گیا ہی = مچھلی پٹم میں تین روز تک سخت بارش ہوئی اور اُس کے علاقہ کے چند مواضعات ڈوب گئے ہیں = ہندوستان سے ۵۲۶ مجرم ماہ گذشتہ میں کالے پانی روانہ کیئے گئے = انگلستان اور ویلز میں ۲۹۶ بنک اور اسکاٹلنڈ میں ۵۲ بنک اور ایرلنڈ میں ۴۰ بنک ہیں = افواہ ہی کہ امیر کابل نے کچھ تحائف شاہ ایران کے پاس اپنے معتبر ... کے ہاتھ روانہ کئے ہیں = مشہور ہی کہ گورنمنٹ ہند فرانس کی ریاست چندرنگر کے خریدنے کے واسطے گفتگو کر رہی ہی = امریکہ میں مصنوعی مرغی کے انڈے ... ہوتے ہیں اور اُن کی شناخت بہت مشکل ... فلاڈلفیا میں نمائشگاہ کا مکان جل گیا اور ... روپیہ کے نقصان ہوا = برہما کا سفیر ابھی تک فرانس میں سرحدی معاملات پر گفتگو کر رہا ہی = شاہ انّم نے اپنی بحری فوج کو جنگ کے لیئے تیار اور مستعد کیا ہی =

گوہر افشاں

تعلیم نسواں

——— وحشی اقوام میں عورتوں کی قید بعینہٖ قبیل کنیزوں یا گھر کے ڈنگروں کی سی ہے آدمی آپ آرام لیتے ہیں اور سب کاموں کا بوجھ اُن بیچاریوں کی گردن پر ڈال رکھتے ہیں۔ وہاں عورتیں مردوں کی دلی رفیق نہیں بلکہ اُن کے حیوانی جوشوں کی غلام۔ ذرا کام کرنے میں آن کیا اور سونٹے کھائے۔ مہذب قوموں میں عین اسکے برعکس ہے عورتیں تعلیم یافتہ اور قومی تہذیب کے پھیلاؤ کا خاص ذریعہ ہونیکی وجہ سے سچی عزت کی مستحق ہیں۔ گھر کے انتظام میں خودمختار ہوتی ہیں اور اُسکو سلیقہ اور دانائی کے ساتھ نباہنے میں اُنکی عین خوشی۔ وہ اپنے بچوں کے دلوں کو ننھی عمر میں ہی حکمت سے بھر دیتی ہیں اور اپنے نیک چلن کے نمونوں سے اُنکی آئندہ عمریں سنوار دیتی ہیں اُنکے مونہہ کی کلام بچوں کے لئے جوانی کا قانون ہے اور اُنکی آنکھ کے اشارے ہمیشہ اُنسے اطاعت لیتے ہیں یہ سب کچھ تعلیم کا طفیل ہے جسکے سبب سے عورتیں مردوں کے برابر حقدار سمجھی گئی ہیں ✣

ہندوستان کی عورتیں ابھی تک اوسط درجہ رکھتی ہیں نہ وحشیوں کی سی ذلت اور نہ مہذبوں کی سی عزت گویا نیم دروں نیم بروں۔ کھانے کو تو اچھا کھاتی ہیں۔ آدمیوں کی نسبت اچھا پہنتی ہیں شوہروں کی حیثیت کے مطابق زیور سے بھی لدی رہتی ہیں لیکن عموماً بیوقوف ناقص العقل کوتہ اندیش اور مشورہ کے ناقابل سمجھی جاتی ہیں اور بالکل بے اعتبار۔ سیدھے بڑے آدمیوں کی چار دیواری کے اندر مقید اور عام کے یہاں سخت خدمات میں مبتلا ہیں پوچھو تو یہ تکلیفات محض اُنکی جہالت کے نتائج ہیں جو اب تک ہمارا اُنکے لئے روا رکھی جاتی ہیں۔ انسان اور حیوان میں بڑا فرق لکھنے پڑھنے کا ہی ہے اگر یہی فرق اُٹھا دیا جاوے تو پھر انسان محض صورت کا انسان رہ جاتا ہے۔ قدرت نے عورتوں کو [illegible] بخشا ہے جیسا مرد کو اور دنیا [illegible]

[illegible] ہیں اور اُن بیچاریوں کو دھوکے سے کچھ بھی نہیں دیتے گویا اُنکی سمجھ کو صرف گھر کے کم درجہ کی چیزوں میں محدود رکھتے ہیں حالانکہ قدرت نے اُس کو سوسائٹی کے عمدہ عمدہ فائدوں کے لئے پیدا کیا تھا۔ پس عورتوں کو خواہ مخواہ تعلیم سے روکنے میں نہ صرف قدرت کے منشا کا مقابلہ کیا جاتا ہے بلکہ آدمیوں کے اپنے بہت سے فائدے ضائع ہو جاتے ہیں ✣

گھر کا انتظام جو آدمیوں کی ساری کمائی کا ماحصل ہے اکثر اُنکی عقل پر چھوڑا جاتا ہے لیکن اس انتظام کیواسطے تجربہ کے ساتھ سلیقہ دانی اور کفایت شعاری کی بھی ضرورت ہے اور یہ دونوں بہت کچھ علمیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب علمیت ہی نہیں تو پھر جا اور بیجا صرف کی شناخت۔ صفائی اور غلاظت کا امتیاز۔ نیک اور بُری رسوم کا فرق۔ نفع اور نقصان کے امروں میں تمیز کہاں اور جب تمیز نہیں تو پھر حسن انتظام کی امید چہ معنی دارد۔ لڑکے بالوں کی درست تربیت کیواسطے جو خاص انسانی برکت ہے قدرت نے عورتوں کو وسیلا اور طاقتور ذریعہ بنایا گویا اُنکی تعلیم اور اُنکا اپنا چلن بچوں کے حق میں ایک عمدہ اور مستقل اتالیق ہے لیکن اِن بیچاری عورات کی تعلیم جہالت ہے اور اُنکا چلن جیسا بھی ہے بس اُنکی تعلیم اور اُنکا چلن بچوں کے حق میں کیا فائدہ دے سکتا ہے بجز اِسکے کہ وہ ساری عمر جاہل اور وحشی بنے رہیں۔ ہمارے ملک میں بچے بچپن میں ہی اپنے آپ پر چھوڑے جاتے ہیں۔ اُنکی طبیعتیں شرارت کی طرف جھکتی ہیں اور کوئی خیال نہیں رکھتا۔ وہ بدعادتیں سیکھتے ہیں اور بُری عادتیں اُنکی عمر کے ساتھ بڑھتی جاتی ہیں پر کوئی نہیں روکتا اور روکے کون؟ باپ بیچارے کمائی کے دھندے میں لگے رہتے ہیں اور مائیں بسبب ناواقفی اور نیز وحشیانہ محبت کے اُنکی برائی کچھ نہیں سمجھتیں بس معذوری ہے ✣

بچوں کے دل ماں باپ کی زمینیں ہوتی ہیں۔ پڑھی لکھی مائیں اُنکو بنجر نہیں رہنے دیتیں اور جو بیج بوتی ہیں وہی اُگتا ہے۔ فرمانبرداری کی کہانیاں اور رحم کی [illegible] اُنکے لئے برکت بنجاتی ہے۔ حیا سکھائیں اور اُنکو عمر بھر کسی کے سامنے شرمسار ہونا نہیں پڑتا۔ شکرگزاری سکھائیں اور وہ ہر جگہ عزت پاتے ہیں۔ فیاضی سکھلائیں اور وہ لوگوں کا دلی اخلاص اور پیار حاصل کر لیتا ہے لیکن یہ باتیں ہندوستان کی عورتوں سے کوسوں دور ہیں [illegible]

[illegible]

علمیت سے ترقی پاتے ہیں اور جب علمیت ہی نہیں تو پھر ایک خواندہ شوہر کو جاہل بیوی کی زوجیت سے کیا خوشی ہوگی۔ میاں حکمت اور فلسفی کے خیالات سے معمور اور بیوی جاہلانہ وہم اور وحشت سے بھرپور۔ ایک شرق کو جاتا ہے اور دوسرا مغرب کو۔ پس دونوں میں کیونکر بنے۔ آپسکے مخالف رائے کا فرق آڑے آتا ہے تو پھر کس کام آسکتا ہے اور منحوس ساعت میں کیا تسلی دے سکتا ہے۔ جاہل عورات کو اگر خیال ہے تو کپڑے کا اور اگر بڑا ہے تو محض زیور کی بہت مزہ اور اختلاط میں ہونگی تو کسی ایک زیور کی فرمائش کرینگی اور جب تک وہ بن نہ جائے شوہر کا پیچھا نہ چھوڑینگی۔ یہ سب نتائج عدم تعلیم کے ہیں جسکے نام سے اہل ہند کے کانوں پر ہاتھ ہیں اور عذر کرتے ہیں کہ نوشت خواند کی تعلیم لڑکیوں کے چال چلن بگاڑ دیگی اور اُنکے دل خانگی امور میں لگنے نہ دیگی ✣

ہم ادب کے ساتھ پوچھتے ہیں کہ اگر تعلیم محض بگاڑ نیوالی شے ہے تو پھر لڑکوں کو کیوں دیجاتی ہے اور پڑھے لکھے لڑکے جاہلوں کی نسبت کیوں معزز سمجھے جاتے ہیں۔ پس جو چیز لڑکوں کے حق میں مفید سمجھی جاتی ہے وہ لڑکیوں کے حق میں کیوں روا نہیں رکھی جاتی ✣

بعض کی رائے ہے کہ عورتوں نے کچھ منشی گری اور معلمی نہیں کرنی کہ اُنکو تعلیم دیجاوے۔ اِس رائے کے لوگ علم کو محض روپیہ کمانیکی لیاقت سمجھتے ہیں مگر اپنی رائے میں بڑی غلطی کرتے ہیں کیونکہ علم سے مراد انسان کا انسان کامل بنانا ہے نہ صرف روپیہ کمانا۔ عورتیں علم کے ذریعہ سے خواہ ایک پیسہ بھی نہ کما سکیں پھر بھی اُس سے انسانیت کے فائدے بخوبی اُٹھا سکتی ہیں ✣

ہماری رائے میں تعلیم نسواں کی بڑی روکیں دو ہیں ایک پردہ یا ستر جسمیں لڑکیاں ہوش سنبھالتے ہی داخل کیجاتی ہیں اور پھر گھر کی بیرونی دہلیز تک بھی دیکھنے کی مجاز نہیں اور دوسرے بچپن کی شادیاں۔ یہ دونوں باتیں تشریح طلب ہیں اور ہم بشرط فرصت کبھی انپر جدا مضمون لکھینگے فی الحال اتنا ہی کہنا کافی



ہوگا کہ جبتک ان دونوں رسموں کی اصلاح نہیں ہوتی تب تک ترقی تعلیم معلوم ✦

غرض قومی ہمدردی ہندوستان میں تعلیم نسوان کی نہایت ضرورت دیکھتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ جبتک اس ملک کی عورات بچپن کے پنجہ سے نہیں چھوٹینگی اور اسکے آدمی علم کی روشنی کو اپنے تاریک گھروں میں گھسنے نہیں دینگے تب تک مہذب ملکوں کے نزدیک اس کا نیم وحشی خطاب کبھی نہیں مٹیگا اور قومی ہمدردی سے دیکھکر بنچہ کی پر زور آواز جسکی نظر میں عورت کی روح مرد کی روح کے برابر قیمتی ہے بعد ائے بلند پکار رہی ہے کہ جہانتک ہوسکے عورات کے تاریک دلوں کو علم کی روشنی سے منور کرو کیونکہ اگر وہ حکمت کی روشنی اور نیک تعلیم کے فوائد سے محروم رہینگی تو گویا اُس لذت سے محروم رہینگی جو اس دنیا میں سچی خوشی کا اور اُس دنیا میں حقیقی نجات کا ذریعہ ہو۔ پس تمام قوم کو مناسب ہے کہ اگر وہ حب الوطنی کی کچھ بھی حرارت رکھتے ہیں اور اپنی قوم کو مہذب بنانا چاہتے ہیں تو تعلیم نسوان کی اشاعت میں کوشش کریں ✦

ایک ذی ہوش سوداگر کا جو قریب الحال کابل سے واپس آیا ہے بیان ہے کہ امیر کابل نے کئی ایک اشخاص کو جو ایوبخان کے طرفدار و حامی کار تصور کئے گئے تھے قتل کروادیا ہے اور بہتوں کو اپنی ریاست سے خارج کر دیا ہے۔ امیر شیر علیخان کے اکثر نوکر پشاور کو روانہ کئے گئے ہیں۔ ایران کا سفیر صحت پاکر مشہد کیطرف روانہ ہو گیا ہے کہتے ہیں کہ اسکی سفارت کی غرض پوری نہیں ہوئی۔ روسی سوداگر جو ترکستان میں تھے خرید و فروخت کرکے واپس چلے گئے۔ روسی پیمائش والے جو بدخشان کے گرد و نواح میں تھے اپنا کام ختم کرکے دریائے آکسس سے پار ہو گئے ہیں۔ حاکم قندھار نے امیر کابل کو لکھا ہے کہ زائد فوج اور کسیقدر نقدی میرے پاس بھیجدیجئے۔ امیر عبدالرحمن خان نے اپنے لیئے ایک جدید محل کابل میں تیار کرایا ہے۔ ایرانی سفیر کی نسبت جو بیان کیا گیا ہے کہ کابل سے واپس چلا گیا ہے وہ غالباً غلط معلوم ہوتا ہے۔ ضرور ہے کہ کسی طور کی تائید ہو روسی پیمائش والوں کی خبر بالکل صحیح ہے کیونکہ ایسا ہی اور طرف سے سنا جاتا ہے ✦

مراسلات

مسئلۂ جہاد اسلام کی تحقیق

الکلام کسی دین کے پیروؤں کی ایجاد کی ہوئی خرابیوں سے انکے کتابی دین کو برا بھلا کہنا حق شناس لوگوں کا کام نہیں ہے اگر وہ کتب اُن خرابیوں کے برخلاف سکھاتی ہیں تو جو جو اعتراض انکے سبب سے اُن کتابوں پر وارد کیئے جاویں سب بیجا اور رائیگان ہونگے۔ البتہ اگر وہ کتاب اُن باتوں کو جو حقیقت میں زبونیاں ہیں روا رکھے تو معاملہ دگرگون ہوگا۔ مثلاً مسئلہ جہاد یعنی دین کے لیئے لڑنا کہا جاتا ہے کہ قرآن کی تاکیدی تعلیم ہے۔ جس کا اجر خیر قریب ہے۔ فی الحقیقت اگر یہ تعلیم قرآن کی نہیں خلیفوں کی ایجاد ہے تو قرآن اس ظالمانہ تعلیم سے بری ہے۔ اور یہ دین اسلام کی کوئی جزو نہونی چاہیئے۔ اور اگر اس تعلیم کے مبشر صاحب قرآن ہیں تو بھی ایک تعلیم قرآن کو ترک کرنے کے لیئے کافی ہے لیکن ہمارے نزدیک یہ امر تحقیق ہے کہ دین کے لیئے لڑنا قرآن کی مقدم تعلیموں میں سے ایک ہے اور جب متاخرین محمدیوں میں سے بہتیر انکو حضرت محمد اور انکے خلیفوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو متاخرین زیادہ تر متعصب اور جابر اور شائستہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ اُن قولوں اور فعلوں کو ناپسند کرتے ہیں جن کا کرنا حضرت محمد اور انکے خلیفے ثواب سمجھتے تھے۔ مگر حضرت کے کلام اور کام کو برا کہنا بھی ناگوار جانتے ہیں اور اسلیئے اس قسم کی تاویلیں بنائی گئی ہیں ✦

جہاد کا حکم قرآن میں کہیں نہیں۔ البتہ نبی عرب چونکہ بادشاہ بھی
اور نبی بھی تھے۔ اسلیئے انہوں نے بادشاہ ہوکر دفعیہ اور خود حفاظتی
اور انتظام مملکت میں جہاد کیئے۔ نبی ہوکر نہیں کیئے اس عہدہ کے
متعلق صرف ہدایت کی۔ انصاف سے بعید ہے کہ اسلام کے نبی کے
اُن کاموں کو جو سلطنت سے متعلق ہوں اُنکی نبوت کے متعلق کریں
اور جو کام اُنکی نبوت کے متعلق ہوں اُنکو اُنکی سلطنت کے متعلق کریں

حاشیہ ✱ یہ پیروؤں دین کے لیئے لڑنا یا راستی اس عہدہ کے متعلق ٹھہری ✦

اگر یوں نہ مان لیا جائے تو بہت خرابیاں پیدا ہونگی دیکھو نور افشاں نمبر ۳۶ جلد ۱ سطر ۶۔ اکتوبر ۱۸۸۲ء صفحہ ۱۲۳ کالم دوسرا

مگر معلوم ہوتا ہے کہ محمدیوں کو مجبوراً اس نتیجہ پر آنا پڑا ہے۔ کیونکہ دینی لڑائی کو نہ صرف اہل انصاف ہی ناپسند کرتے ہیں بلکہ جن لوگوں کا ثواب آخرت کافروں کو مارنے اور اہل کتاب کو ذلیل رکھنے پر منحصر ہے اُنکی نسبت کلام فرمان فرمائے کو بہشت سمجھنے کا احتمال ہے اسلیئے ہر دو کو راضی کرنے کے لیئے اس تعلیم کو قرآن سے اُٹھاتے ہیں۔ اب اس مسئلہ کی نسبت جو کچھ ہماری تحقیقات سے ہمیں معلوم ہوا ہے وہ نظر ناظرین کیا جاتا ہے ✦

وھو ھذا

اوّل قرآن میں حفاظت مملکت کے لیئے جہاد کرنیکا حکم نہیں مگر حفاظت ترقی دین کے لیئے متواتر احکام آئے ہیں جنکے ذریعہ سے مملکت بھی انکو حاصل ہو گئی اور آخر اُسکا بھی انتظام کرنا پڑا ✱ صرف چند مقامات پیش کیئے جاتے ہیں ✦

(الف) سورہ تحریم رکوع ۲۔ آیت ۹ میں یوں حکم ہوا ہے یا ایّھا النّبیّ جاھد الکفّار والمنٰفقین واغلظ علیھم یعنی اے نبی جہاد کر منکروں سے اور منافقوں سے اور سختی کر انپر۔ اب یہاں حضرت کو نبی ہوکر لڑنے کا حکم دیا ہے اور انہیں بادشاہ نہیں کہا ہے اور نہ مملکت عرب کی طرف اشارہ تک کیا ہے (۲) کافر دینی لفظ ہے یعنی دین سے متعلق ہے نہ دنیا یا مملکت سے۔ پس کافروں سے لڑنا بلحاظ دین کے ہوا نہ بلحاظ دنیا کے ✦

(ب) سورہ انفال رکوع ۵ میں یہ حکم مسطور ہے۔ وقاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدّین کلّہ للّٰہ یعنی اور لڑتے رہو اُنسے جبتک نہ رہے فساد (یعنی باقی نہ رہے شرک) اور ہو جاوے دین سب اللہ کا۔ یہاں صاف دین کی ترقی مدنظر ہے نہ کہ حفاظت مملکت۔ ورنہ کیوں نہ کہدیا کہ لڑو جبتک سب ملک ہو جاوے میرا۔ اور ہنوز آپکی کوئی مملکت نہ تھی جسکی حفاظت کے لیئے لڑنے یا لڑانے کا حکم آتا۔ کیونکہ یہ حکم غزوہ بدر کے ایام میں سنایا گیا تھا

حاشیہ ✱ کیا ہو سکتا ہے کہ جنگ اور فتح ہووے اور مملکت ہاتھ نہ آوے ✦

اور اسوقت اُن سے کسی جنگ کے مالک نہ تھے۔ یہیں انصاف متقاضی ہی کہ ہم یوں کہیں اپنی حضرت محمد صاحب اسلئے نہ لڑتے تھے کہ کسی ملک کے بادشاہ ہوئے مگر لڑنیکے باعث بادشاہ بن گئے۔ مگر یہہ دینی لڑائیوں کا نتیجہ تھا +

(ج) سورۂ نساء رکوع ۱۰ میں حکم آیا ہی فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا یعنی سو چاہیے کہ لڑیں اللہ کی راہ میں جو لوگ بیچتے ہیں دُنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ میں پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اسکو بڑا ثواب +

اب اِس حکم کو حفاظت مملکت سے کیا نسبت ہی۔ صاف لکھا ہی کہ اللہ کی راہ میں لڑو منکروں سے لڑو۔ پھر اگر لڑنے کی ترغیب دین کی واسطے ہوتی تو وعدہ آخرت کیوں کیا جاتا۔ تحصیل مملکت کو تو بیل آخرت سے کچھ نسبت نہیں۔ ورنہ کیا سب جو دُنیا میں مملکت کے لئے لڑے اِسیطرح بہشت کے امیدوار نہیں ہو سکتے ہیں پس اس حکم کو تحصیل دُنیا پر عائد کرنا اس حکم کو بے معنی ٹھہرانا ہی اور محمد صاحب کے اصل مطلب کو ضائع کرنا ہی +

(د) اگر یہہ بات صاف ہو جاوے کہ کافروں سے لڑنا اور اللہ کی راہ میں (یعنی) دین کے لئے لڑنے سے مراد ہو۔ ہم ایک اور مقام پیش کرتے ہیں۔ سورۂ توبہ رکوع ۱۔ آیت ۵۔ فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ یعنی پھر جب گذر جائیں مہینے پناہ کے تو مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہ انکی تاک پر پھر اگر وہ توبہ کریں اور کھڑی رکھیں نماز اور دیا کریں زکوٰۃ تو چھوڑو انکی راہ۔ پھر اسی سورہ کی رکوع ۴۔ آیت ۲۹ میں ہی۔ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ یعنی لڑو ان لوگوں سے جو یقین نہیں رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر اور نہ حرام جانیں جو حرام کیا ہی اللہ نے اور اُسکے رسول نے اور نہ قبول کریں دین سچا وہ جو کتاب والے ہیں جبتک دیویں جزیہ سب ایک ہاتھ سے اور بے قدر ہوں۔ اِن کے موافق دیکھو سورۂ نساء رکوع ۱۳۔ آیت ۸۸ +

واضح ہو کہ اِن آیتوں میں مملکت کی تو بو تک نہیں صاف لکھا ہی کہ مشرکوں کو بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے مارو گھیرو وغیرہ۔ اور اگر وے قبول کریں تو انکی راہ چھوڑ دو۔ فرض کیا کہ حضرت محمد بادشاہ ہو کر لڑتے تھے مگر پھر بھی اس صریح نتیجہ سے بچ نہیں سکتے کہ دین کے لئے لڑتے تھے نہ کہ حفاظت مملکت کے لئے۔ جاننا چاہیے کہ محمد صاحب کو بادشاہ کہکر حفاظت مملکت کے لیے لڑانا ایک بناوٹ ہی اور از روئے قرآن ایک بطالت ہی۔ قرآن میں محمد کو بادشاہ نہیں کہا ہی اور لڑائیوں کے حکم بصیغہ نبوت آتے رہے۔ جیسا اُوپر ہوا +

اور حضرت کی زندگی سے ظاہر ہی کہ انکی دینی لڑائیاں اُن کے بادشاہ ہو جانے کا موجب تھیں نہ کہ اُن کا بادشاہ ہونا موجب اُن لڑائیوں کا تھا +

(ہ) البتہ ایک مقام قرآن میں پایا جاتا ہی جو کہتا ہی لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ یعنی زور نہیں دین کی بات میں۔ اِس آیت کی نسبت سیل صاحب بحوالہ جلال الدین لکھتے ہیں کہ یہ آیت خصوصاً محمد صاحب کے بعض پہلے نو مریدوں (مدینہ) کو فرمائی گئی تھی جو اپنے بیٹوں کو زبردستی مسلمان کرنا چاہتے تھے۔ اِسکے ساتھ واضح ہو کہ یہہ حکم اُسوقت کا ہی جب حضرت محمد مدینہ کو ہجرت کر گئے اور بہتیرے انکی وعظ ہی سے ایمان لائے تھے۔ مگر یہہ طریق بہت دنوں تک نہ رہا اور مدینہ ہی میں اُس کے برخلاف وہ احکام صادر ہوئے جو ہمنے قرآن سے پیش کئے ہیں۔ علاوہ اِسکے اِس حکم کی کچھ تاکید نہ آئی بلکہ یہہ زرین حکم اُن احکام سے دبکر پھر نظر نہ آیا جو دین اسلام کی شہرت و ترقی کا موجب ہوئے۔ ڈاکٹر میور صاحب سورۂ توبہ کو جس سے ہمنے قطعی حوالے دیئے ہیں سب سے آخری سورہ بتلاتے ہیں۔ پس اِس حال میں سورۂ بقر والی آیت مذکورہ کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہی۔ واضح ہو کہ حضرت محمد صاحب کی مملکت کو اُنکے دین سے جدا کرنا محال ہی۔ اور یہہ انصاف نہیں کہ جس حال حضرت خود انہیں ملا گئے ہم جدا کریں +

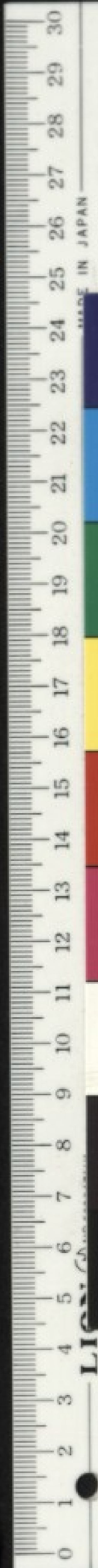
دوم۔ جو امر اوپر قرآن سے ثابت کیا گیا یعنی دین کے لئے لڑنا وہ حضرت محمد اور اُنکے خلیفون کے احوال زندگی سے بھی ثابت ہو +

(الف) جب اسلام کا لشکر قریب بچاہ بدر صف آرا تھا۔ تو حضرت محمد صاحب نیند کے سبب لیٹ گئے تھے اور خواب میں خدا نے انکو جمعیت مشرکین کی قلیل دکھلائی پس حضرت فوراً بیدار ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے ہوئے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعائے فتح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اے پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نہ رہیگا[*] انتہی۔ یہاں سے دین کا قیام فتح جنگ پر منحصر ہونا آپ ہی بتلاتے ہیں +

(ب) قینقاع کے یہود سے حضرت نے بدعوت اسلام یوں کلام کیا۔ اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ بتحقیق میں رسولِ خدا ہوں پس تم اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو[‡]۔ جب اُنہوں نے نہ مانا تو اول جس نے یہود پر لشکر کشی کی اور اُنکو اوارہ خانمان کیا وہ رسولِ خدا صلعم تھے۔ وغیرہ۔ یہاں سے بھی پہلے دین اور پھر لڑائی ثابت ہی +

(ج) محمد صاحب کے ہمعصر اصحابوں کا بھی یہی یقین تھا کہ ہم دین کے لئے لڑتے ہیں چنانچہ غزوہ رجیع میں عاصم نام ایک شخص یوں کہتا تھا۔ اللَّهُمَّ إِنِّي حَمَيْتُ دِينَكَ أَوَّلَ النَّهَارِ فَاحْمِ لِي لَحْمِي آخِرَهُ یعنی اے میرے پروردگار میں نے شروع دن میں تیرے دین کی حمایت کی ہیں تو حمایت کر میرے لئے میرے گوشت کی آخر روز[✝]۔ یہاں سے بھی ظاہر ہی کہ جیسی تعلیم اصحاب نے پائی تھی اُسکے موافق دعا مانگتے اور کرتے تھے +

حاشیہ * تاریخ واقدی مغازی الرسول مترجمہ بشارت علیخاں۔ صفحہ ۴۷۔
‡ ایضاً ایضاً ایضاً صفحہ ۱۲۶۔
✝ دیکھو ترجمہ مغازی الرسول۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۲۴۹۔





(د) محمد صاحب کے بعد انکے خلیفوں وغیرہ کا بھی یہی یقین تھا کہ اسلام کی لڑائیاں دینی ہیں چنانچہ ٭

(۱) جب خلیفہ ابو بکر نے ملک شام پر لشکر کشی کرنیکے لئے فوج جمع کر لی تو یہہ ارشاد فرمایا کہ ایک قوم اور تم کو ملیگی کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندۂ صلبان ہیں اور منڈاتے ہیں وہ درمیان اپنے سر وں کو کہ وہ منڈے ہوئے سر اُن کے مشابہ گھونسلا جانوروں کے ہیں۔ پس بلند کرو تم اُن کے سروں پر تلواریں اپنی یہانتک کہ اختیار کریں وہ لوگ دین اسلام یا ادائے جزیہ کو در حالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہوں ٭

(۲) سو جب اِسکے مسلمانوں کے لشکر کے ایک سردار ربیعہ بن عامر نے رومی لشکر کے سردار جرجیس کے سوال کے جواب میں یوں کہا کہ ہم صرف تم سے یہہ چاہتے ہیں کہ تم دین اسلام میں داخل ہو۔ اور جو ہم کہتے ہیں اور کرتے ہیں وہی تم بھی کہو کرو۔ اور اگر یہہ امر تم کو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیہ میں بھی انکار ہو بس تلوار حکم کریگی ہمارے تمہارے بیچ میں ٭

(۳) پھر جب دوسری مرتبہ رومیوں سے جنگ کرنے کے لئے فوج جمع ہونے لگی اور حضرت ابو بکر آس پاس کے گروہوں کو بلاتے تھے۔ جب بنی کلاب کیطرف امداد جہاد کے لئے نامہ لکھا تو اُس قوم کے ایک سردار ضحاک بن سفیان بن عوف نے اپنی قوم سے یوں کلام کیا۔ کہ اے قوم بنی کلاب پرہیزگاری اختیار کرو۔ اور روانہ ہو تم بجانب خلیفہ رسول اللہ صلعم کے اور مدد کرو دین محمدی کی کرو۔۔۔ ضحاک نے بجواب ایک اور شخص کے یوں کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلعم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب گنتی لوگوں اور ہتھیاروں کے نہتی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کیواسطے تھی جس دین کو اللہ نے انکو بھیجا تھا۔ الحاصل جہاد کا مسئلہ اسلام کا دینی مسئلہ ہے۔ اسلام کی ترقی و قیام کے لئے فرمایا گیا اور رسول اللہ کا عمل ظہور میں آیا ٭

حاشیہ ٭ تاریخ واقدی فتوح الشام - - - صفحہ ۱۰۸

٭ ایضاً ایضاً ایضاً

٭ ایضاً ایضاً صفحہ ۱۰

سوم۔ محمد صاحب شخص خود حفاظتی کیلئے نہ لڑتے تھے بلکہ مخالفون کو مجبور کرتے تھے کہ انکو اپنی اپنی حفاظت کیلئے حضرت سے لڑنا پڑتا تھا۔ اِسکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ جبتک آپ مکہ میں وعظ کرتے رہے تب لوگوں کی تکلیف دہی کی برداشت کرتے رہے اور جب مدینے کو ہجرت کر گئے تو چند دنوں تک یہی سلیم طریق رہا اور آپ ہنوز یہہ کہتے تھے کہ زور نہیں دین کی بات میں (سورہ بقر آیت ۲۵۶) اور یہہ کہ ورگذر اور خیال میں نہ لاؤ (آیت ۱۰۰) اور یہہ کہ ہم نے تجھکو بھیجا ٹھیک بات لیکر خوشی اور ڈر سنانے کو اور تجھسے پوچھ نہیں دوزخ والوں کی۔ مگر جب مدینہ میں آپکا کچھ رعب ہو گیا اور زور پکڑ گئے تو اپنی حفاظت میں لڑنے کا حکم آ گیا۔ جب سورہ بقر رکوع ۲۴۔ آیت ۱۹۱ میں ہے اور لڑو اللہ کی راہ میں اُن سے جو لڑتے ہیں تم سے اور زیادتی مت کرو خیال رہے کہ یہہ حکم خود حفاظتی کے لئے تھا۔ مگر اِسکے عملدرآمد کی نظیر کوئی ہو شاید ایک آدھ ہوں تو ہوں مگر ہمارے مطالعہ سے نہیں گذری ہے بر خلاف اِسکے حملہ کرنیکے حکم جلدی آ گئے جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جتنی لڑائیاں محمد صاحب قوم قریش اور اور قوموں سے لڑے اور جتنی قوم قریش اور اور قومیں حضرت سے لڑیں اُن سب میں پہلے حملہ یا چھیڑ چھاڑ محمد صاحب کی طرف سے ہوا کرتا تھا۔ یا یوں کہیں کہ قوم قریش اور دیگر اقوام کی لڑائیاں محمد صاحب کے حملوں اور لڑائیوں کے جواب میں ہوا کرتی تھیں ہم اسکی چند نظیریں پیش کرتے ہیں ٭

(۱) جنگ بدر کی بنیاد حضرت محمد نے ڈالی تھی اور اُسکا احوال یہہ ہے کہ جب وقت حضرت کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہے تو حضرت نے بقصد اُس قافلہ کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینہ سے ایکدیا کہ طلحہ بن عبد اللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس تفحص حال قافلہ کے روانہ کیا۔ یہہ دونوں کشد نامے ایک شخص کے یہاں جا اترے جب قافلے کا گذر وہاں ہوا تب اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمد کے جاسوسوں میں سے کسی کو دیکھا ہے کشد نے کہا ہو نہیں محمد کے جاسوس نخبار میں کہاں سے آتے۔ قافلہ کے چلے جانے پر وہ دونوں جاسوس دوسری صبح روانہ ہو کر محمد کے پاس پہونچے اور سب حال قافلے اور کشد کا بیان کیا حضرت نے کشد کو اُسکے بدلے ایک موضع جاگیر کر دیا مگر اُس نے اُسے اپنے برادر زادہ کے نام کروا لیا۔ جب حضرت نے قافلہ کا حال معلوم کیا تب حضرت نے مسلمانوں کو بلا کر فرمایا کہ یہہ قافلہ قریش کا جو آیا ہے اُس میں اُن کا مال کثیر ہے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اُسکو تمہارے تئیں غنیمت میں عطا کرے۔ اسپر لوگ تیار ہو گئے اور محمد صاحب نے لشکر تیار کرکے کوچ کیا۔ جب قافلہ قریش کو ایک شخص نے خبر دی کہ محمد نے قصد تمہارا کرکے تمہاری گذرگاہ پر بہ جمیعت اپنے اصحاب کے پہنچے ہوئے ہیں۔۔۔ اب وہ ضرور تم سے پیش آئینگے کہ وہ تمہاری آمد کے انتظار میں ہیں۔ اور تمہارے دنوں کو شمار کر رہے ہیں۔ پس تم اپنے قافلہ کو بچاؤ۔ یہہ خبر سنکر قافلہ نے ایک شخص سے اُجرت مقرر کرکے قریش مکہ کی طرف روانہ کیا۔ کہ اِن کو خبر کرے کہ محمد ہمارے قافلہ پر آئے ہیں۔ جب اُس قاصد نے قریش کو خبر دی تو وہ سامان کوچ میں مصروف ہوئے اور اہل قریش میں سے ایک شخص سہیل بن عمرو نام اپنے لوگوں سے کہنے لگا کہ اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تمہیر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمد اور اہل یثرب بقصد تاراج تمہارے عیر کا کریں چاہیے کہ تم سب جمع ہو کر چلو۔ پس اِس سبب سے مسلمانوں اور قریش کے لشکر بدر میں جمع ہوئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حملہ محمد صاحب کی طرف سے تھا اور قریش کو اپنے بچاؤ کیواسطے فراہم ہونا پڑا۔ یہہ بیان مفصل طور سے تاریخ واقدی کے حصہ مغازی الرسول میں پایا جاتا ہے اور اِسکا بھی قریباً بیان درج کیا گیا ہے ٭

(۲) سریۃ القردہ میں زیادتی محمد صاحب کی طرف سے ظاہر ہے خواہ مخواہ تاجروں پر حملہ کیا۔ چنانچہ ذکر ہے کہ قریش لوگ شام کے راستہ سے حذر کرتے تھے۔ اور اُدھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے اسلئے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے انکو رسول خدا صلعم اور انکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان بن امیہ نے آپکے مشورہ میں کہا کہ ہر آئینہ محمد اور اُنکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو ناقص کر دیا ہے پس ہم نہیں جانتے کہ کیسے

لوٹنے کے مطلب سے کیا جاوے کریں۔ کہ وہ ہمیشہ ساحل میں یعنی دریا کے کنارے کنارے کچھاروں اور ترائی میں رہا کرتے ہیں اور اہل ساحل ان سے مصالحہ رکھتے ہیں اور انکی رعایا بھی انکی شکر گذار ہیں تو ہم نہیں جانتے کہ کدھر آمد و شد کریں۔ آخر انہوں نے راہ عراق سے جانیکا ارادہ کیا۔ کیونکہ اُدھر محمد کے اصحابوں میں سے کسی کا گذر نہ تھا۔ جب محمد صاحب کو اس قافلے کی خبر ملی تو فوراً زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور انہوں نے جا کر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا۔ اور مال غنیمت حضرت محمد کے پاس لائے اور قیدیوں میں سے ایک شخص کو حضرت کے پاس لائے اس سے کہا گیا کہ اسلام قبول کر اُس نے قبول کیا۔ بین قتل سے اُس نے امان پائی۔ یہہ تاریخ واقدی کا قریباً لفظی بیان ہے یعنی ترجمہ مغازی الرسول کا +

(۳) غزوہ تبوک۔ یہہ بھی ایک حملہ حضرت کی طرف سے تھا۔ آپ نے حضرت کو حکم دیکر سمت شام کی تیاری کریں۔ جب یہہ امر لوگوں کو دشوار معلوم ہوا تو آپ اُنہیں یوں ترغیب جہاد دینے لگے۔ اور جناب رسول خدا صلعم نے بنا بر آمادہ کرنے لوگوں کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُن کے خوش کرنیکے لئے فرمایا کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہے کہ وہاں تم کو بنات الاصفر دستیاب ہوں یعنی اصفر کی بیٹیاں اور وہ لڑکیاں حسن و جمال میں ضرب المثل تھیں +۔ دیکھئے ناظرین کہ کس حیلہ سے حملہ کرواتے تھے۔ بھلا اہل شام نے حضرت کا کیا بگاڑا تھا کچھہ نہیں اب صرف ملک گیری کی حرص جوش میں تھی۔ اور وہ بھی دنیا کے بھیس میں اور آپ کے یہہ سب کرتب خدا کو منظور تھے۔ افسوس ایسے دین اور ایسے جہادوں پر!! خوف خدا کی بو تک نہیں حیلے اور فریب اور ظلم کے سوا اور کچھہ نہیں +

(۴) غزوہ عظیم خیبر۔ اسکی نسبت بھی تاریخ واقدی میں لکھا ہے کہ جب محمد صاحب مکے سے مدینہ میں آئے اور پندرہ روز میں قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور منادی کرا دی کہ سوائے اُن لوگوں کے جو خانہ شدیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرتے نہ جاویں مگر جو لوگ محض یہہ مقصد رکھتے ہیں بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہیں وہ جاویں شریک غزوہ ہوں۔ دیکھو یہاں محض جہاد کرنے کی غرض سے لوگوں کو تیار کرتے ہیں۔ اسپر لوگ تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے۔ اور اہل خیبر کو یہہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنوں نے تمہاری طرف تیاری و کمر بندی کی ہے تب خیبریوں نے بھی سامان لڑائی کا کیا +۔ اب کیا حضرت نے یہہ جنگ خود حفاظتی کے لئے کی یا کہ خیبریوں کو مجبور کیا اپنے حملہ سے کہ اُنکو اپنے بچاؤ کے لئے لڑنا پڑا۔ ان نظیروں سے محمد صاحب کے طرفداروں کا دعوٰی غلط ہو جاتا ہے کہ وہ خود حفاظتی کے لئے لڑتے تھے اور اسکا برخلاف متحقق ہے۔ اب اسقدر مثالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ اب سوال ہو کہ توم قریش یا دیگر قوموں نے محمد صاحب کا کیا بگاڑا تھا جو حملے اور خون ریزیاں ظہور میں آئیں۔ یہہ غلط بات ہے کہ محمد صاحب اپنے بچاؤ کے لئے لڑتے تھے۔ نہیں وہ حملہ آور شخص تھے۔ اگر ضرورت پڑی تو ہم حضرت کی ہر ایک لڑائی کا موجب حضرت ہی کو ثابت کر دکھا دینگے۔ الحاصل قرآن سے اور تاریخ محمدی سے ثابت ہے کہ جہاد دین اسلام کی جزو ہے۔ فقط جہاد بھی قرآن اور تاریخ سے صحیح ہے۔ اور اس تعلیم نے محمد صاحب اور اُن کے پیروؤں پر ایسا اثر کیا کہ سلیم طبع اور دیانتدار بن سکنا قرآن کی رو سے ممکن نہیں معلوم ہوتا البتہ اور ذریعے ہیں جن سے مسلمان اُس بُرے اثر کے برخلاف اثر ہوتا ہے۔ اور وہ انجیل مقدس کی تاثیر اور تسلط شاہان مسیحی ہیں جب محمدی اس انجیلی حلیمی اور صلح اور مسیحی تسلط کو دیکھتے ہیں تو کچھہ تعجب نہیں کہ اپنے قرآن کی سند اور ناساز تعلیم سے پشیماں ہوں اور اسکو بُرا جانکر قرآن میں تاویل دیں اور یوں قرآن اور دین محمدی میں شائستگی جتلاویں۔ حسب فرصت ہم جہاد کی خرابیوں سے ناظرین کو پھر آگاہ کرینگے اور مسئلہ غلامی اور کثرت ازدواجی پر بھی تحقیق رائے دینگے +

راقم جی ایل ٹھاکرداس
پسرور ضلع سیالکوٹ

حاشیہ ۱ + دیکھو تاریخ واقدی۔ ترجمہ مغازی الرسول صفحہ ۳۴۵ +

حاشیہ ۲ +۔ دیکھو تاریخ واقدی۔ ترجمہ مغازی الرسول صفحہ ۳۱۱ +

ایڈیٹر کی غلط رائے

وٹنس اُپکارک اخبار نمبر ۴۴ مورخہ ۴ نومبر ۱۸۹۳ء میں اڈیٹر نے دیانند سوامی کے انتقال کے تذکرہ میں دو امور بیان کیے ہیں جنکو درج کرنے کے واسطے ہم خود خامہ فرسائی کرنے سے درگذر کر کے ناظرین کی رائے اور تجربہ پر انحصار کرتے ہیں +

اوّل غروب آفتاب کے بعد کی سرخی نشان اس امر کا تھا کہ سوامی جی اس جہان سے کوچ کرینگے

دوئم تعظیماً و تکریماً روشنی چراغان (دیوالی) کل ہندوستان میں ہوئی +

افسوس ہے کہ روشن دماغ اڈیٹر تیسری وجہ کو بھول گئے وہ یہہ ہے کہ بعد فوتیدگی اس ایوم کے واسطے ہندوستان میں عام ماتم اُٹھ رہا ہے۔ ایسی ایسی راؤں نے اُردو اخبارات کا وقر ڈبو دیا ہے۔ ایسے ایسے رفارمر ملک میں ترقی کرتے ہیں اور ملک کو روشنی میں ترقی کرنے سے روکتے ہیں۔ ایسی راؤں کے اظہار کرنے سے اگر خاموش رہیں تو بھی اچھا ہے + راقم ایک ناظر اخبار

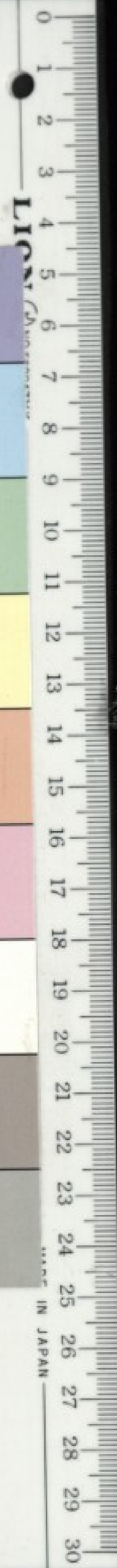
بڑھتے ہوئے پھیپھڑے

صفراویت۔ قبضیت۔ ضعف معدہ اور دردسر دلس سے ایپل پیلس سے سب رفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵ پلس بی ایس میڈین کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

اخبارات تاربرقی

مدراس ۲۰ نومبر۔ صاحب گورنر بہادر مدراس معہ اپنے اسٹاف کے آج صبح کو انگلستان سے مدراس کو واپس تشریف لائے سٹیشن پر داڈیروں کا ایک انتظامی گارد موجود تھا مسٹر ولیس نے جو برطرف کر دیے گئے ہیں مدراس ٹیمز کے اڈیٹر کے نام ہتک عزت کے جرم میں سمن جاری کیے جانیکی درخواست کی ہے لیکن یہہ درخواست منظور نہیں ہوئی +





لنڈن ۔ ۰ ۔ نومبر ۔ ہیسنڈ برادرس انجنیر مقام گینتھم نے روپیہ کا ادا کرنا بند کردیا ہی اور یہہ تخمینہ کیا جاتا ہی کہ اُن کے ذمہ دو لاکھ پونڈ قرضہ ہی مگر اُس رقم کی ضمانت موجود ہی +

وائنا ۔ ۶ ۔ نومبر ۔ سرویا کی فوج اب اُس مورچہ پر حملہ کررہی ہی جسپر باغی قابض ہیں +

شالگھی ۔ ۶ ۔ نومبر ۔ ایم ٹرکو کے ایک مراسلہ کی تردید میں جس میں یہہ بیان کیا گیا تھا کہ لی ہنگ چنگ نے اُس نامہ و پیام کو تسلیم نہیں کیا ہی جو مارکوئیس سینگ نے گورنمنٹ فرانس کے ساتھ کئے تھے گورنمنٹ چین ایک مراسلہ تیار کررہی ہی جس میں مارکوئیس سینگ کی کارروائی کی نسبت کامل پسندیدگی ظاہر کی گئی ہی +

دھرم سالہ ۔ ۶ ۔ نومبر ۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کل دھرم سالہ میں رونق افروز ہوئے صاحب ممدوح نے اپنے دو دن کے قیام میں اپنا اسٹیشن کو اور تمام لوکل سٹیشنوں کو ہمراہی عہدہ داران ضلع کے معائنہ فرمایا مقام پالمپور میں صاحب ممدوح نے وادی کانگڑہ کے کاشتکاروں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک ایڈریس قبول فرمائی جس میں اُنہیں نے پٹھان کوٹ اور پالمپور کے درمیان سڑک کی ناتمام حالت کو اور اسوجہ سے کہ امرتسر اور پٹھان کوٹ کی ریلوے اب عنقریب ختم ہونیوالی ہی اُس کی درستی کی ضرورت کو ظاہر کیا ۔ اُنہیں نے مختلف مراحول کو بیان کیا اور صاحب ممدوح کی خدمت میں یہہ عرض کی کہ ضروری درستی منظور فرمائی جاوے اُنہوں نے یہہ بھی درخواست کی کہ میرلورتک ریلوے کو وسعت دینے کے معاملہ پر نظر التفات سے غور کیا جاوے +

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اُن کو مطلع فرمایا کہ اگر صاحب ممدوح کو اسبات کی خبر ہوتی کہ وہ انکو ایڈریس دینا چاہتے ہیں تو وہ انکو بہ نسبت اُسکے ایک زیادہ تر مفصل جواب دیتے جیسا کہ وہ اُن صورتوں میں دے سکتے تھے ۔ صاحب ممدوح نے وعدہ فرمایا کہ وہ اُس معاملہ کی نسبت حکام سے رپورٹ طلب کرینگے اور جہانتک کہ روپیہ و تفصیل فنڈ اُس تحریح کو صوبہ کی اور ترقیوں کی

مناسبت کے ساتھ برداشت کرسکیگی وہاں تک وہ اُن پر غور کرینگے +

سکندر آباد ۔ ۶ ۔ نومبر ۔ ہز ہائینس نظام کی اور گیولر فوج اور از سر نو مرتب کی ہوئی فوج کا سالانہ مجمع آج ہوا نئی فوج کی قواعد اور ساز و سامان نہایت سپاہیانہ تھا اور سواروں اور توپخانہ کی فوج ہر ایک طرح کے معاملہ کے بعد عمدہ ثابت ہوئی چھاؤنی کے اکثر باشندے بلائے گئے تھے اور ہز ہائینس نواب میر لائق علی بڑی خاطرداری سے اُنکے ساتھ پیش آئے ۔ اِس بات کی نسبت لوگوں نے بہت کچھ رائے زنی کی ہی کہ نئی مرتب کی ہوئی فوج سرسالار جنگ کے محل کے قریب ہوکر نہیں گذری ۔ تمام جلوس نہایت باترتیب تھا اور وہ تردد انگیز افواہیں جو حال میں مشہور ہوئی تھیں سب غلط ہوگئیں ۔ صاحب رزیڈنٹ اور خاص خاص سردار حاضر تھے +

لنڈن ۔ ۸ ۔ نومبر ۔ شنبہ کے اخبار آبزرور میں جو کچھ مصر اور دوسری نہر سوئز کی تعمیر کی نسبت بیان کیا گیا تھا وہ بالکل بے بنیاد ثابت ہوا ہی +

کل مور فیلڈ کے کوئلہ کی کان میں بمقام ایکرنگٹن ایک ہولناک حادثہ آگ کے لگنے کا ہوا تین سو گیارہ آدمی اُس وقت کان کے اندر تھے اور اُن میں سے صرف اڑتالیس جانبر ہوئے +

پیرس ۔ ۷ ۔ نومبر ۔ ٹانکوئین سے اِس مضمون کی خبر آئی ہی کہ چونکہ سڑکیں پہاڑی توپوں کے چلنے کے لائق نہیں ہیں اِس لئے بیکنش اور سانتی پر یورش اگلے مہینے تک ملتوی کردی گئی ہی ۔ دونوں مقامات پر چینی جان توڑ کر مقابلہ کرنے کے واسطے تیاری کررہے ہیں +

ڈاکٹر ہرمنیڈ سول کمشنر ٹانکوئین کی جگہہ دوسرا شخص مقرر کیا گیا ہی +

گورنمنٹ چین کا ایک مراسلہ ایم ٹرکو کے مراسلہ کے جواب میں ایم فیری کے حوالہ کیا گیا ہی +

قاہرہ ۔ ۸ ۔ نومبر ۔ مقام کورڈفان سے یہہ خبر آئی ہی کہ عبیدی کا انتقال ہوگیا +

بلگریڈ ۔ ۶ ۔ نومبر ۔ فرقہ ریڈیکل کے تمام سرگروہ جن کا بیان گرفتار کئے گئے بغاوت کو ترقی ہوتی جاتی ہی +

بمبئی ۔ ۶ ۔ نومبر ۔ جزائر نیوگنی اور نیو ہیبرائیڈس اور بحر پیسیفک کے اور جزیروں کی نسبت جو خط و کتابت ہوئی تھی وہ حضور ملکہ معظمہ کے حکم سے پارلیمنٹ کے دونوں ہوسوں کے روبرو پیش کی گئی ہی ۔ گورنمنٹ نیوزیلینڈ نیوسوتھ ویلز کوئینس لینڈ اور آسٹریلیا کے اور حصوں کی گورنمنٹوں نے بڑی التجا کے ساتھ یہہ درخواست کی ہی کہ جزائر پیسیفک پر غیر سلطنتوں کا قبضہ روکنے کے واسطے مستعدی کے ساتھ تدابیر عمل میں لائی جاویں +

نہر سوئز ۔ ۷ ۔ نومبر ۔ ایم ڈی لیسپس نے لارڈ میر کی دعوت میں شریک ہونا قبول کرلیا ہی اور یہہ توقع کیجاتی ہی کہ صاحب موصوف نہر سوئز کے معاملہ کی نسبت بعض ضروری باتیں بیان کرینگے ۔ یہہ امر تحقیق معلوم ہوتا ہی کہ گورنمنٹ انگریزی اور نہر سوئز کی کمپنی کے درمیان اِس معاملہ کی نسبت از سر نو خط و کتابت شروع ہوئی ہی گو یہہ خط و کتابت زیادہ تر بطور دوستانہ خط و کتابت کے ہی نہ کہ جدید نامہ و پیام شروع کرنے کی غرض سے لارڈ گرانول انگریزی مالکان جہاز کے ڈیلیگیٹوں سے ملاقات کرینگے اور یہہ یقین کیا جاتا ہی کہ یہہ ملاقات دوسری نہر سوئز کے معاملہ سے متعلق ہوگی ۔ اِس عرصہ میں کمپنی مختلف تجویزوں کی تکمیل کررہی ہی اور جو مباحثہ حال میں ہوا تھا اُس نے گورنمنٹ ٹرکی کو اِس بات پر مائل کیا ہی کہ اگر دوسری نہر کے بنانے کے واسطے درخواست ٹھیک کیجاوے تو گورنمنٹ موصوف کو کیا کیا حقوق حاصل ہونگے +

بمبئی ۔ ۸ ۔ نومبر ۔ بمبئی میں بڑے زور شور سے بارش ہوئی مغربی پریزیڈنسی کی دار السلطنت میں سال کے اِس زمانہ میں کبھی بارش نہیں ہوئی ہی +

مقام پیٹرسبرگ واقع پنسلوینیا میں نمائشگاہ کا مکان آگ کے لگنے سے برباد ہوگیا ۔ نقصان کا تخمینہ دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر کیا جاتا ہی +

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۲۸ اکتوبر ۱۸۹۳ء

دھلی۔ صحت اچھی ہے۔ فصل خریف کٹ رہی ہے۔ پیداوار اوسط سے کم ہوئی ہے۔ کاشت فصل ربیع شروع ہے۔ نرخ بدستور ہے +

حصار۔ صحت اچھی ہے۔ نرخ بدستور ہے۔ فصل کی نسبت بدستور اندیشہ ہے +

انبالہ۔ صحت اچھی ہے۔ فصل خریف کٹ گئی ہے۔ الا پیداوار اوسط سے کم ہوئی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

جالندھر۔ صحت اچھی ہے۔ پیداوار فصل خریف بدرجہ اوسط ہے۔ کاشت فصل ربیع ہو رہی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

امرتسر۔ صحت اچھی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

سیالکوٹ۔ صحت اور فصل کی امیدیں اچھی ہیں۔ نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

فیروزپور۔ صحت اور فصل کی امیدیں اچھی ہیں۔ نرخ بدستور ہے +

لاھور۔ صحت اور حالت فصل اچھی ہے۔ زراعت فصل ربیع لہلہا رہی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

راولپنڈی۔ تین تحصیلوں میں موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ مگر دیگر جگہوں میں صحت اچھی ہے۔ فصل خریف کٹ چکی ہے پیداوار بدرجہ اوسط ہے۔ نرخ بدستور ہے +

شاہپور۔ صحت اچھی ہے۔ فصل مرجھا رہی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ملتان۔ صحت اچھی ہے۔ فصل خریف کٹ چکی ہے۔ فصل ربیع کاشت ہو رہی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ڈیرہ اسمعیل خان۔ تھوڑا تھوڑا بخار پھیلا ہوا ہے۔ فصل ربیع کاشت ہو رہی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

پشاور۔ بخار ابھی کم پھیل رہا ہے۔ نرخ ارزاں ہوتا جاتا ہے +

کیفیت عام

اس ہفتہ میں بارش نہیں ہوئی لیکن کل صوبہ پنجاب میں کاشت فصل ربیع کے لئے بارش کی ضرورت ہے۔ اضلاع راولپنڈی و ڈیرہ اسمعیل خان و پشاور میں بخار پھیلا ہوا ہے باقی دیگر مقامات میں صحت اچھی ہے +

کیفیت حفظان صحت پنجاب

۱۔ اس ہفتہ میں اس ملک میں تمام باعثوں سے ۸۳۵۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ ۱۰۴۸۹ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۱۲۶۲۰ ہوئی تھیں اوسط اموات سالانہ بحساب فی ہزار آبادی علی الترتیب ۲۳۱۱ و ۴۳۲۳ و ۴۳۰۲ تھی +

۲۔ ہیضہ سے کوئی موت درج رجسٹر نہیں ہوئی +

۳۔ چیچک سے ۵۹ اموات درج رجسٹر ہوئیں پچھلے ہفتہ میں ۸۴ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۴۲ ہوئی تھیں +

۴۔ بخار سے ۸۰۱۵ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ پچھلے ہفتہ میں ۱۳۰۴ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۱۱۹۲ ہوئی تھیں +

۵۔ مرض اسہال سے ۴۵ و ۳۳ سینہ کی بیماری سے ۶۴ و سانپ کے کاٹنے سے ۴۳ و کتے کے کاٹنے سے ۲ و دیگر تمام بواعث سے ۲۰۴ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ پچھلے ہفتہ میں علی الترتیب ۳۱۰ و ۵۰۰ و ۳۴ و ۳ و ۳۰۰ و ۴ اور سال گذشتہ کے اسی ہفتہ میں ۳۳۴ و ۵۲۰ و ۳۴ و ۳ و ۳۰۹ ہوئی تھیں +

۶۔ ایک سال سے کم عمر کے بچوں میں دو ہزار سات سو اکہتر اموات درج رجسٹر ہوئیں۔ ان میں سے ۱۴۰۴ لڑکے و ۱۳۶۷ لڑکیاں تھیں +

۷۔ ۴۹ بڑے میونسپل قصبات میں ۱۹۰۱ اموات (۹۷۹ مرد و عورت ۷۴۳ عورتیں) درج رجسٹر ہوئیں جن کی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۴۸ ہے۔ ۲۱۷۰ پیدائیش (۱۱۷۳ لڑکے و ۹۹۵ لڑکیاں) درج رجسٹر ہوئیں جنکی اوسط بحساب فی ہزار آبادی ۵۰ ہے +

۸۔ ان قصبات کی پیدائیش و اموات کی اوسط سالانہ اس آبادی پر شمار کیگئی ہے جن کی مردم شماری ۱۸۹۱ء میں ہوئی تھی +

دلیل رف آن کارسیں یعنے آتشیں سنے گئے کا بالکل علاج جلد کرتی ہے۔ اس دوا کی قیمت ۱/۲ ، جنیس معتام بمبئی بڑھکان بی ایس میٹلن کمپنی جنرل ایجنٹ سے ملتی ہے +

لودیانہ

ایک خاکروب جو قتل کے جرم میں ماخوذ تھا اور جناب صاحب کمشنر بہادر نے اسکی نسبت پھانسی کا حکم دیا تھا محکمہ عالیہ چیف کورٹ سے بری ہو گیا ہے +

میلہ محرم کا بخیر و عافیت گذر گیا مگر بباعث تقاطر و سختی ہوا کے اب کے مرتبہ چنداں رونق نہ تھی +

اعلان

ناظرین باتمکین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا اُنکے خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ اڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب امریکن مشن پریس لودیانہ کے نام بھیجا کریں البتہ روپیہ پیسہ کا حساب کتاب ابھی میری تحویل میں ہے سو اس بارے میں کسی صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہیئے۔ اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہے۔

المشتہر

پادری ای ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں۔ مگر مچھ۔ مکھیاں۔ چیونٹیاں۔ کھٹمل۔ جھینگر۔ اور حشرات الارض۔ لال بیگ۔ مچھلی گوہ وغیرہ مر جاتے ہیں۔ قیمت ساڑھے سات جنیس بی ایس میٹلن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

کارخانہ کرسچن بورڈنگ اسکول لودیانہ میں

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا